روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 26 مارچ 2013ء 13 جمادی الاول 1434 ہجری 26 امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 69

ایک منادی

حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ ایک منادی آسمان سے آواز دے گا جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے سنے گی اور اہل مشرق ومغرب بھی سنیں گے۔

(بحار الانوار جلد52صفحہ 285۔ ملا محمد باقر مجلسی دارا حیاء التراث العربی ۔ بیروت)

یوم مسیح موعود کی مناسبت سے مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں، علامات اوران کے ظہور کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات

وہ علوم ومعارف ظاہر ہوچکے ہیں جو دلوں کو حق کی طرف ہدایت دیتے ہیں

محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مارچ 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 مارچ 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے 23 مارچ یوم مسیح موعود کی مناسبت سے حضرت مسیح موعود کے اپنے الفاظ میں آپ کی صداقت کا ثبوت، اللہ تعالیٰ کی تائیدات، امام الزمان کی ضرورت، حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے اور مقام پہچاننے کی دعوت جو آپ نے لوگوں کو دی ہے، اس کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ وہ حوادث ارضی وسماوی جو مسیح موعود کے ظہور کی علامت ہیں وہ سب میرے وقت میں ظہور پذیر ہوگئی ہیں۔ وہ علوم ومعارف ظاہر ہوچکے ہیں جو دلوں کو حق کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔ حضور انور نے مسیح موعود کے ظہور سے متعلق پیشگوئیاں اور علامات بیان فرمائیں اور پھر ان کا حضرت مسیح موعود کے زمانے میں پورا ہونے کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی صداقت پر مدلل ثبوت پیش فرمائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی غیرت اور رحمت نے چاہا کہ صلیبی عقیدے کے زہرناک اثر سے لوگوں کو بچائے اور جس دجالیت سے انسان کو خدا بنایا گیا ہے اس دجالیت کے پردے کو کھول دیوے اور چونکہ چودھویں صدی کے شروع تک یہ بلاء کمال تک پہنچ گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور عنایت نے چاہا کہ چودھویں صدی کا مجدد کسر صلیب کرنے والا ہو جو کہ مسیح موعود ہے۔ کسر صلیب کس طرح ہوگی؟ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مسیح موعود کا منصب ہرگز یہ نہیں کہ وہ جنگ اور لڑائیاں کرے بلکہ اس کا منصب یہ ہے کہ عقلی دلائل اور آسمانی نشانات اور دعا سے اس فتنے کو دور کرے۔ یہ تین ہتھیار اس کو خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں اور تینوں میں ایسی اعجازی قوت رکھی ہے جس میں اس کا غیر ہرگز اس سے مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ آخر اسی طور سے صلیب کو توڑا جائے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک محقق نظر سے اس کی عظمت اور بزرگی جاتی رہے گی اور رفتہ رفتہ توحید قبول کرنے کے وسیع دروازے کھلیں گے۔ یہ سب کچھ تدریجاً ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے سارے کام تدریجی ہیں۔ کچھ ہماری حیات میں اور کچھ بعد میں ہوگا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔ اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں کہ جبکہ عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ پس تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حکم کو چاہتے تھے۔ سو وہ حکم میں ہوں۔ میں روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کے دور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ پھر میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کئی نشان ظاہر کئے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص درحقیقت سچا ہو اور ضائع کیا جائے۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو اور برباد ہوجائے۔ اے لوگو تم خدا سے مت لڑو۔ اگر یہ کاروبار انسان کی طرف سے ہوتا تو تمہارے حملوں کی کچھ بھی حاجت نہ تھی، خدا اس کو نیست ونابود کرنے کے لئے خود کافی تھا۔

حضور انور نے آخر پر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کی وفات پر فرمایا کہ آپ دیرینہ خادم سلسلہ ہیں۔ آپ کے دادا اور والد محترم حضرت مسیح موعود کے رفقاء تھے۔ مرحوم واقف زندگی تھے۔ آپ کو 57 سال تک خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق ملی۔ حضور انور نے مرحوم کے تعلیمی کوائف اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ آپ نے لمبا عرصہ وکیل المال کے طور پر کام کیا۔ 2001ء سے تا وفات وکیل التعلیم تھے۔ آپ بڑے صائب الرائے اور گہرا علم رکھنے والے تھے۔ خلافت سے ان کا بے انتہا اخلاص ومحبت کا تعلق تھا۔ بڑے قناعت پسند تھے۔ مرحوم دعا گو شخصیت تھے۔ غریبوں کا خاص خیال رکھنے والے تھے۔ فرمایا کہ میں نے بھی ان کے ساتھ وکالت مال میں تقریباً 8 سال کام کیا ہے۔ بہت کچھ ان سے سیکھا۔ ڈرافٹنگ وغیرہ بھی ان کی بڑی اچھی تھی۔ بجٹ بنانے میں ان کو بڑا ملکہ تھا۔ ساری ساری رات ساتھ بیٹھ کر سارا کام کرواتے تھے۔ پہلے میں ماتحت تھا لیکن جب میں ناظر اعلیٰ بنا ہوں تب بھی میں نے دیکھا ہے کہ ان میں اطاعت کا جذبہ بے انتہا تھا اور خلافت کے ساتھ بعد میں پھر اخلاص ووفا میں بہت زیادہ بڑھ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی، نسلوں کو بھی خلافت اور جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ آمین۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

نمایاں علمی اعزاز

مکرم پروفیسر شیخ منور شمیم خالد صاحب ایم اے دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے بھتیجے مکرم رضوان محمد خالد صاحب ابن مکرم شیخ حامد احمد خالد صاحب بی اے دارالرحمت وسطی ربوہ حال مقیم پنسلوانیا نے امریکی ریاست ڈیلاویئر کی Widener یونیورسٹی کی فیکلٹی سکول آف لاء سے قانون/ وکالت کی اعلیٰ ترین پی ایچ ڈی کی ڈگری The Degree of Juris Doctorate حاصل کی ہے۔ نیز آپ نے دو ریاستی سپریم کورٹس آف پنسلوانیا اور نیوجرسی کی بار رکنیت کا امتحان بھی پاس کرلیا ہے۔ بار رکنیت کے اس مشکل امتحان میں 172 امیدوار شامل ہوئے اور صرف 22 کامیاب ہوئے۔ مکرم رضوان محمد خالد صاحب سلسلہ کے قدیم خادم مکرم پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب سابق صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے پوتے اور حضرت خان صاحب الحاج مولوی فرزند علی صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کی نسل سے ہیں۔ ننھیال کی طرف سے آپ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مرحوم سابق مربی انڈونیشیا کے نواسے اور حضرت ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب ایم بی بی ایس رفیق حضرت مسیح موعود سابق اعزازی مشنری بورنیو وفلپائن کی نسل سے ہیں۔ ریاست نیوجرسی کی جماعت ولنگ برو کی بیت الذکر میں ایک باوقار تہنیتی تقریب میں مکرم ڈاکٹر فاروق پاڈر صاحب صدر جماعت نے مکرم رضوان محمد خالد صاحب کو سند عطا کی ۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

آمین

خطبہ جمعہ

دین حق کا خوبصورت چہرہ آج حضرت مسیح موعود کے علاوہ اور کوئی نہیں جو دکھا سکے اور نہ کوئی ہے جو دکھا رہا ہے اور یہی آپ کی جماعت کا کام ہے

رفقاء حضرت مسیح موعود کی خوابوں کا ایمان افروز تذکرہ جن کے ذریعہ ان کے ایمانوں کو تقویت عطا کی گئی

آج بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ اسی طرح کے نظارے اپنے نیک فطرت اور سعید لوگوں کو دکھا رہا ہے

ہمارا کام ہے کہ ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تر رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اسی طرح آپؐ کے اُسوہ پر عمل کرنے والے ہوں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 جنوری 2013ء بمطابق 25 صلح 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا نے اپنے رسول نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتمامِ حجت میں کسر نہیں رکھی۔ وہ ایک آفتاب کی طرح آیا اور ہر ایک پہلو سے اپنی روشنی ظاہر کی۔ پس جو شخص اس آفتابِ حقیقی سے منہ پھیرتا ہے اُس کی خیر نہیں۔ ہم اُس کو نیک نیت نہیں کہہ سکتے۔'' فرمایا: ''یاد رہے کہ توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے جس سے توحید پیدا ہوتی ہے اور خدا کے وجود کا اس سے پتہ لگتا ہے۔'' فرمایا: ''اور خدا تعالیٰ سے زیادہ اتمامِ حجت کو کون جانتا ہے۔ اُس نے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سچائی ثابت کرنے کے لئے زمین و آسمان کو نشانوں سے بھر دیا ہے اور اب اس زمانہ میں بھی خدا نے اس ناچیز خادم کو بھیج کر ہزار ہا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے ظاہر فرمائے ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ تو پھر اتمامِ حجت میں کونسی کسر باقی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 181-180)

گویہ نشان مختلف صورتوں میں آج بھی ظاہر ہو رہے ہیں لیکن آخرین کی وہ جماعت جس نے براہِ راست حضرت مسیح موعود سے فیض پایا، اللہ تعالیٰ نے اُن کی رہنمائی کی، اُن کو نشانات دکھائے، خوابوں کے ذریعہ سے اُن کو صحیح ہدایت کے رستے کی طرف ڈالا اور اُنہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کے لئے پھر ہر طرح کی قربانی بھی دی۔ اُن میں سے ایسے بھی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشقِ صادق کو ایک جان ہونے کی صورت میں دکھایا۔ جیسا کہ مَیں نے سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ آج بھی مَیں اُن لوگوں کی چند خوابیں پیش کروں گا جن کی مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور پھر ایسے بھی ہیں جنہوں نے ....کو خوابوں میں دیکھا اور .... نے اپنے مسیح کے بارے میں بعض کو بتایا کہ مسیح موعود کا کیا مقام تھا اور کس طرح یہ جری اللہ آیا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے کے لئے اس زمانے میں کام کیا؟ اس کی بھی بعض مثالیں ہیں۔

حضرت مرزا محمد افضل صاحب ولد مرزا محمد جلال الدین صاحب فرماتے ہیں۔ ان کا بیعت کا سن 1895ء ہے اور زیارت انہوں نے حضرت مسیح موعود کی 1904ء میں کی اور وہیں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ غالباً 1876 عیسوی کے ادھر اُدھر میرے والد منشی محمد جلال الدین صاحب...... حضرت مسیح موعود جبکہ وہ نوشہرہ چھاؤنی میں تھے۔ (مسیح کے بارے میں یہ بھی آتا ہے کہ اُس کے تین سو تیرہ (313) اصحاب ہوں گے۔ تو حضرت مسیح موعود نے مختلف جگہوں پر ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' میں بھی اور ''انجامِ آتھم'' میں بھی 313 (رفقاء) کا ذکر کیا ہے جن کو (-) کے نام سے موسوم کیا ہے، اُن میں مرزا محمد افضل صاحب کے والد یہ منشی جلال الدین صاحب بھی تھے۔ تو کہتے ہیں) جبکہ وہ نوشہرہ چھاؤنی میں تھے ایک مبشر خواب کی بناء پر جو متواتر تین روز دیکھا۔ مجھے (یعنی ان کو، مرزا افضل صاحب کو جو کہتے ہیں اُس وقت مَیں خورد سال ہی تھا، چھوٹا سا تھا) ایک دوست کے حوالے کر کے مہدی موعود کی تلاش میں رخصت لے کر نکلے۔ جہلم کے مقام پر اُنہیں حضرت مسیح موعود کی کسی کتاب کا اشتہار ملا۔ مطالعہ کیا اور منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہوئے۔ قادیان ایک گمنام گاؤں تھا۔ پوچھ پوچھ کر وہ بٹالہ پہنچے مگر یہاں میاں صاحب بٹالہ کے ایماء پر (شاید وہاں کسی صاحب نے اُن کو روکا یا بددل کیا ہوگا، وہ واپس چلے گئے بہرحال) واپس چلے گئے۔ (فوج میں تھے) اور اس کے بعد کابل لڑائی پر چلے گئے۔ وہاں سے واپسی پر ایک نادم دل کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا کیا آپ وہی منشی جلال الدین صاحب ہیں جن کے کابل سے خط آتے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 224 از روایات حضرت مرزا محمد افضل صاحب)

(ان کو اللہ تعالیٰ نے کئی دفعہ رہنمائی فرمائی تھی لیکن پھر بھی کیونکہ مخالفین تو روڑے اٹکانے والے ہوتے ہیں۔ ان کو اُس وقت تو قبولیت کی توفیق نہیں ملی لیکن نیت سے جو نکلے تھے اور بہرحال سعادت تھی، تو اللہ تعالیٰ نے بعد میں موقع دیا)۔

حضرت محمد عبداللہ صاحب جلد ساز ولد محمد اسماعیل صاحب جن کا بیعت کا سن مئی 1902ء ہے اور 1903ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔ کہتے ہیں جو کچھ مجھے ملا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ مَیں نے بچپن میں بھی حضرت مسیح موعود کی شبیہ مبارک رؤیا میں دیکھی تھی کہ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مَیں اپنے آپ کو پرندوں کی طرح اُڑتا ہوا دیکھتا ہوں اور مشرق کی طرف اُڑ رہا ہوں اور آگے جا کر دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ ہیں جن کی داڑھی اور سر کے بال مہندی سے رنگے ہوئے ہیں۔ جب 1903ء میں حاضر ہوا وہ شکل جو بچپن میں میں اُڑتے ہوئے دیکھی تھی وہ حضرت مسیح موعود کی تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 241 از روایات حضرت محمد عبداللہ صاحب جلد ساز)

حضرت رحمت اللہ صاحب جن کی بیعت بذریعہ خط 1901ء میں ہوئی، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ قریب آ گیا۔ خاکسار نے دعائے استخارہ کیا تو غنودگی میں چند مرتبہ زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ ''بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا'' (کہ اے جوانو! کوشش کرو کہ دین میں قوت پیدا ہو۔ یعنی خدمتِ دین کی طرف توجہ دو۔) کہتے ہیں کہ الحمدللہ! عاجز ہر جلسہ پر حضور کی موجودگی میں خدا کے فضل سے بمع احبابِ بنگہ حاضر ہوتا رہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 2 صفحہ 36 از روایات حضرت رحمت اللہ صاحب)

حضرت خانزادہ امیر اللہ خان صاحب جن کی بیعت بذریعہ خط 1904ء کی اور زیارت 1905ء یا 1906ء کی تھی، کہتے ہیں خواب کی باتیں حضرت مسیح موعود سے جبکہ میں قادیان میں گیا نہ تھا، (کیا باتیں تھی) دن کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم تین احمدی ہیں۔ یہ عاجز، امیر اللہ احمدی اور بابو عالمگیر خان مرحوم، غیر مبائع دلاور خان (میرا خیال ہے غیر مبائع دلاور خان ہوں گے۔) جنوب کی قطار میں کھڑے ہیں۔ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اوّل نور الدین رُو بہ شمال کھڑے ہیں۔ مسیح نے ہاتھ بڑھا کر میرے سینے کی طرف انگلی کر کے خلیفہ اول کو فرمایا۔ ''یہ جنتی ہے''۔ پھر دوسرے احمدی کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے ''یہ بھی''۔ تیسرے کی نسبت کچھ نہ کہا۔ چونکہ مسیح موعود کی طرف مَیں ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا مَیں تمیز نہ کر سکا کہ ہر دو احمدیوں میں سے مسیح موعود کا اشارہ کس کو تھا۔ اس کے بعد نظارہ اچانک بدل گیا۔ دیکھتا ہوں کہ ہم چار احمدی ایک یہ راقم اور مولوی عطاء اللہ مرحوم، عالمگیر خان، غیر مبائع دلاور خان اکٹھے بیٹھے ہیں، جس طرح روٹی کھانے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ ہم آپس میں کہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں باز ہوں، کوئی کہتا ہے میں کاؤس ہوں، ایک کہتا ہے میں کبوتر ہوں، دوسرا کہتا ہے میں چکور ہوں۔ اتنے میں خلیفہ اول تشریف لائے۔ فرمایا تم اس کے لئے نہیں پیدا ہوئے کہ میں باز ہوں، کاؤس ہوں، کبوتر ہوں، چکور ہوں، کہو (کلمہ طیبہ)۔ تیسرے کلمہ پڑھنے پر (دو تین دفعہ کلمہ پڑھا) بیدار ہوا خواب سے۔ ظہر کا وقت تھا، ایک بالشت بھر سایہ دیوار کا تھا۔ جب اگلے سال میں قادیان گیا تو وہی حلیہ خواب میں مسیح کا اور خلیفہ اول کا پایا۔ الحمدللہ

دوسرا خواب، کہتے ہیں کہ قادیان میں خلیفہ اول کے خلافت کے زمانے میں بائیس دن زیرِ علاج خلیفہ اول حکیم الامت، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور دو اور احمدی ڈاکٹروں سے میری تشخیص کروائی۔ (یہ ان کا علاج کر رہے تھے) اُنہوں نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں خوش ہوا۔ رات کو مہمان خانے کے کمرے میں مسیح موعود میرے سرہانے کھڑے فرما رہے تھے (رات کو خواب دیکھی) کہ آپریشن نہیں طاعون ہے اور تعبیر بھی مجھے سمجھایا گیا کہ طاعون بمعنی موت ہے۔ میں نے صبح خلیفہ اوّل کو خواب کا ذکر کیا۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا۔ مسیح موعود درست فرماتے ہیں۔ آپریشن نہیں چاہئے۔

تیسری خواب بھی ایک بیان فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں اپنے گھر میں خواب میں دیکھا کہ میں نے دوسرے روز جلسہ سالانہ پر جانے کا ارادہ کیا تھا۔ مسیح موعود نے فرمایا۔ حامد علی کا بھی خیال رکھنا۔ چنانچہ میں نے جلسہ سالانہ قادیان پر جا کر ایک روپیہ حامد علی صاحب خادم مسیح موعود کو دیا۔ (یہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد کا ذکر ہے) کہتے ہیں میں نے حامد علی صاحب خادم مسیح موعود کو لکھا کہ رؤیا میں مسیح موعود نے مجھے حکم دیا ہے کہ حامد علی کا بھی خیال رکھنا۔ پس یہ ایک روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حامد علی صاحب روئے۔ (اس بات کو سن کر وہ روئے۔) کہنے لگے کہ انبیاء کیسے رحیم وکریم ہوتے ہیں۔ اپنے خادم کا بھی اُنہیں فکر ہے۔ پھر اپنے پیارے بیٹوں کا اُنہیں فکر نہ ہوگا جو لاہور میں ایک بے شرم اور اس کے ہم خیال مسیح کے اہلِ بیت پر ناجائز حملے کرتے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 2 صفحہ 77 تا 79۔ از روایات حضرت خان زادہ امیر اللہ خان صاحب)

اُس وقت غیر مبائعین جو لاہور ہی چلے گئے تھے، اُن کا پھر خواب میں اُن کو (خیال) آیا کہ حضرت مسیح موعود کو کیا اپنے بیٹے کی فکر نہیں ہوگی؟ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف اشارہ ہے۔ اس بات پر ان کو مزید یقین پیدا ہوا کیونکہ اُس زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت پر کافی فتنہ تھا)۔

حضرت میاں میراں بخش صاحب ٹیلر ماسٹر بیان کرتے ہیں۔ (1900ء کی ان کی بیعت ہے) کہ بیعت کی تحریک اس طرح پیدا ہوئی تھی کہ ہمارے بھائی غلام رسول صاحب ہم سے پہلے احمدی ہو چکے تھے مگر اَن پڑھ تھے۔ مَیں جب دکان سے اپنے گھر کی طرف جاتا تھا تو راستے میں اُن سے ملا کرتا تھا۔ اُن کے ساتھ سلسلے کی باتیں بھی ہوتی تھیں۔ میں چونکہ مخالف تھا اس لئے اُن کو جھوٹا کہا کرتا تھا۔ لیکن جب گھر آ کر سوچتا تو نفس کہتا کہ گو یہ اَن پڑھ ہے مگر ان کی باتیں لاجواب ہیں۔ ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے کچھ ٹریکٹ دیئے جو مَیں نے پڑھے، اُن کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اس پر مَیں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا شروع کر دی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ مَیں اپنی چارپائی سے اُٹھ کر پیشاب کرنے گیا ہوں مگر دیکھتا ہوں کہ کھڑکی کھلی ہے۔ مَیں حیران ہوا کہ آج یہ کھڑکی کیوں کھلی ہے۔ مَیں جب کھڑکی کی طرف گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ ہاتھ میں کتاب لئے پڑھ رہے ہیں۔ مَیں نے سوال کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کتاب مرزا صاحب کی ہے اور ہم تمہارے لئے ہی لائے ہیں۔ جب انہوں نے کتاب دی تو مَیں نے کہا کہ یہ تو چھوٹی تختی کی کتاب ہے۔ مَیں نے اُن کے ٹریکٹ دیکھے ہیں وہ تو بڑی تختی کے ہوتے ہیں۔ وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب نے یہ کتاب چھوٹی تختی کی چھپوائی تھی۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں نے خیال کیا کہ شاید رات کو مَیں دعا کر کے ان خیالات میں سویا تھا، یہ اُن کا ہی اثر ہوگا۔ مگر جب مَیں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر کی طرف آیا تو غلام رسول کی دکان پر ایک شخص بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ مَیں نے کہا یہ کونسی کتاب ہے جو پڑھ رہے ہو؟ میاں غلام رسول صاحب نے اُس کے ہاتھ سے کتاب لے کر میرے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے یہ کتاب آپ کے لئے ہی مَیں لایا ہوں، یہ آپ لے لیں۔ مَیں نے کتاب کو دیکھ کر کہا کہ یہ کتاب رات خواب میں مجھے مل چکی ہے۔ اس پر مَیں نے ازالہ اوہام کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھا اور اپنے دل سے سوال کیا کہ اب بھی تمہیں کوئی شک وشبہ باقی ہے۔ میرے دل نے جواب دیا کہ اب کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا۔ اس لئے مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 118-117 از روایات میاں میراں بخش صاحب ٹیلر ماسٹر)

(یعنی چند گھنٹوں کے اندر اندر خواب پوری بھی ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق بھی دی کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ جائیں۔)

حضرت محمد فاضل صاحب ولد نور محمد صاحب، 1899ء کی ان کی بیعت ہے، کہتے ہیں کہ ایک دن گھر میں تھا، مولوی شیخ محمد (ان کا کوئی مولوی تھا) غیر مقلد جو میرا سالا تھا، ملنے کے لئے آیا اور اُنہوں نے مجھے ایک رسالہ دیا جس کا نام شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی اٰخر الزمان تھا۔ رات کا وقت تھا، مجھے شوق ہوا کہ کب دن ہو اور میں اُسے پڑھوں۔ جب صبح ہوئی تو مَیں نے نماز سے فارغ ہو کر ایک علیحدہ کوٹھڑی میں چارپائی پر لیٹ کر رسالے کو پڑھنا شروع کیا تو کوئی تین صفحے پڑھے ہوں گے کہ مجھے غنودگی ہوگئی۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سرہانے حضرت مسیح موعود آ کر بیٹھ گئے ہیں اسی چارپائی پر اور اپنے دہنِ مبارک سے اپنے لعاب نکال کر میرے منہ میں ڈالتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے ڈالتے ہیں تو میں اُس کو گھونٹ کی طرح نگل گیا۔ اُس وقت مجھے اس طرح معلوم ہوا کہ میرے دل سے فوارے نکل رہے ہیں اور سرور سے سینہ بھر گیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ اس سے میرے دل میں یقین زیادہ ہو گیا اور محبت کی آگ بہت تیز ہو گئی۔ اور میرے قلب میں اضطراب اور عشاقِ جہاں جاتا رہا، اضطراب جاتا رہا اور جب بھی میں اکیلا چلتا اکثر میری زبان پر یہ شعر جاری ہوتا۔

پھرتا ہوں تجھ بن صنم ہو کے دیوانہ ہو بہو
شہر بہ شہر دیہہ بہ دیہہ خانہ بہ خانہ کُو بہ کُو

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 230-231 از روایات حضرت محمد فاضل صاحب)

یہ کتاب ''شہادۃ القرآن'' جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں۔، اُس میں کسی اعتراض کرنے والے نے حضرت مسیح موعود پر یہ اعتراض کیا تھا کہ حدیثوں سے کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ آپ سچے ہیں۔ حدیثیں تو بعض اس قابل بھی نہیں ہیں کہ اُن پر یقین کیا جائے۔ تو اس پر حضرت مسیح موعود نے کتاب لکھی تھی اور تمام شبہات دور فرمائے۔ اُس شخص کی تو تسلی نہیں ہوئی لیکن بہرحال اُس کی اس

کتاب سے بہتوں کا فائدہ ہوگیا۔

حضرت شیخ عطاء محمد صاحب سابق پٹواری ونجواں بیان کرتے ہیں کہ خواب آیا کہ حضور بٹالہ کی سڑک پر ٹہلتے ہیں جو تحصیل کے محاذ میں ہے۔ (یعنی سامنے ہے۔) حضور نے مجھ کو ایک روپیہ دیا اور ملکہ کی تصویر پر کراس لگا دیا، کانٹا پھیر دیا، خط کھینچ دیا اور فرمایا کہ اس کو خزانے میں دے آؤ۔ جب یہ خواب حضرت مسیح موعود کو سنائی گئی تو حضور نے فرمایا کہ ملکہ مسلمان نہیں ہوگی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ رجسٹر 10 صفحہ 355 از روایات حضرت شیخ عطاء محمد صاحب سابق پٹواری ونجواں)

میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل صاحب روایت کرتے ہیں، (اُن کی بیعت 1892ء کی ہے) کہ چوہدری عبدالرحیم صاحب ابھی غیر احمدی ہی تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت .... کی گھڑی مرمت کے لئے میرے پاس آئی ہے۔ کہتے ہیں چنانچہ اتفاق سے مَیں نے (یعنی میاں مغل صاحب نے) یہ گھڑی اُن کو مرمت کے لئے دی۔ (یہ وہ گھڑی ہے جو حضرت مسیح موعود کی گھڑی تھی اور حضرت اماں جان نے ان کو دی تھی۔ جس شخص نے خواب دیکھی وہ غیر احمدی تھے۔ اُس وقت احمدی نہیں ہوئے تھے، انہوں نے دیکھا کہ .... کی گھڑی اُن کے پاس مرمت کے لئے آئی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مغل صاحب نے ایک گھڑی مرمت کے لئے، ان صاحب کو دی جنہوں نے خواب دیکھی تھی۔ جب انہوں نے وہ گھڑی کھولی تو مرمت کرنے والے کہنے لگے کہ یہ .... کی گھڑی ہے۔ بالکل وہی نقشہ ہے جو مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 19 از روایات حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل)

حضرت امیر خان صاحب جن کی 1903ء کی بیعت ہے، فرماتے ہیں کہ 1902ء میں مَیں نے خواب کے اندر (بیت) مبارک کو ایک گول قلعہ کی شکل میں دیکھا جس کے اندر بہت سی مخلوق تھی اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک سرخ جھنڈی تھی۔ اور اُن میں سے ایک شخص جو سب سے بزرگ تھا، وہ اوپر کی منزل میں تھا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا سرخ جھنڈا تھا۔ کسی نے مجھے کہا کہ آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں تو نہیں جانتا۔ تب اُس نے کہا یہ تیرا کابل کا بھائی ہے۔ اس قلعہ کے برجوں میں ایسے سوراخ تھے کہ جن سے بیرونی دشمن پر بخوبی نشانہ لگ سکتا تھا مگر باہر والوں کا بوجہ اوٹ کے کوئی نشانہ نہیں لگ سکتا تھا اور قلعہ کے باہر گردو غبار کا اس قدر دھواں تھا کہ مشکل سے آدمی پہچانا جاتا تھا۔ اور گدھوں، خچروں اور اونٹوں کی آوازوں کا اس قدر شور تھا کہ مارے دہشت کے دل بیٹھا جاتا تھا۔ جب میں قلعہ سے باہر نکلا (یہ خواب بیان فرما رہے ہیں) تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر طرف مُردے ہی مُردے پڑے ہیں جن کو اُٹھا اُٹھا کر قلعہ میں لایا جا رہا ہے۔ جب میں قلعہ سے ذرا دور فاصلے پر چلا گیا اور شور وغل نے مجھے پریشان سا کر دیا تو مَیں گھبرا کر قلعہ کی طرف فوراً لوٹا اور قلعہ میں داخل ہونے کے لئے دروازے کی تلاش کرنے لگا مگر کوئی دروازہ نہ ملا۔ مَیں اسی تلاش میں تھا کہ اتنے میں مَیں نے ایک شخص مسکین صورت، نیک سیرت کو دیکھا۔ وہ بھی قلعہ کے اندر داخل ہونے کے لئے سعی کر رہا ہے مگر دروازہ اُسے بھی نہیں ملتا۔ ابھی ہم اسی جستجو میں تھے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ قلعہ کے اوپر جو چبوترہ ہے اُس میں ....، جماعت نماز کرا رہے ہیں (باجماعت نماز وہاں ہو رہی ہے) یہ دیکھ کر ہم دونوں بے تاب اور بیقرار ہوگئے۔ اسی اضطراری حالت میں کہتے ہیں کہ مَیں نے دوسرے ساتھی کے گلے میں اپنے دونوں ہاتھ ڈال کر "اَللّٰہ ھُو" کا ذکر جس طریق سے کہ مجھے میرے پیر سید غلام شاہ صاحب نے بتلایا ہوا تھا، کرنا شروع کر دیا۔ جس کی برکت سے ہم دونوں پرواز میں آئے اور اُڑ کر حضور کے دائیں جانب پہلی صف میں جہاں کہ صرف دو آدمی کی جگہ خالی تھی کھڑے ہو کر سجدہ میں شامل ہوگئے اور سجدہ کے اندر میں اپنی اس خوش نصیبی کو محسوس کرتے ہوئے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب اور پہلی صف میں جگہ میسر آئی، اس قدر رقّت پیدا ہوئی اور اس زور سے اللہ ھُو کا ذکر جاری ہوا کہ جب مَیں اسی حالت میں بیدار ہوا تو سانس بہت ہی زور سے آ رہا تھا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا تار جاری تھا اور سانس اس قدر بلند تھا کہ اس سانس کو سن کر گھر والے بھی بیدار ہوگئے اور مجھے پوچھنے لگے۔ کیا ہوا؟ کیا ہوا؟ مگر چونکہ ابھی اللہ ھُو کا ذکر برابر جاری تھا اور سانس زور زور سے نکل رہا تھا، اس کی وجہ سے میں اُنہیں کوئی جواب نہیں دے سکا۔ اس لئے میں جوش کو فرو کرنے کے لئے اور پردہ پوشی کے لئے اندر سے صحن میں چلا گیا اور جب حالت درست ہوئی تو مَیں پھر اندر آیا اور چارپائی پر لیٹ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 126-125 از روایات حضرت امیر خان صاحب)

پھر آگے انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ اس کا اثر ہوا اور کچھ عرصے کے بعد اُن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی توفیق بھی عطا فرمائی۔

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب پیدائشی احمدی تھے، 1903ء میں ان کو حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں مَیں نے سب سے پہلے حضرت اقدس کو اُس وقت دیکھا جب حضور جہلم تشریف لے جا رہے تھے۔ واپسی پر بھی دیکھا تھا۔ پھر لاہور 1904ء میں، پھر 1905ء میں مَیں قادیان گیا۔ قادیان جانے سے پہلے مجھے ایک خواب آئی تھی جس کا مفہوم یہ تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ والد صاحب گھر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور گھر میں صرف مَیں اور میری چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔ دیکھا کہ دو آدمی دروازے پر آئے، دستک دی اور آواز دی۔ مَیں نے باہر نکل کر دروازہ کھولا۔ وہ دونوں میری درخواست پر اندر تشریف لے آئے۔ مَیں نے دیکھا کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک دری اور تین کرسیاں بچھی ہوئی ہیں۔ سامنے ایک میز بھی پڑی ہے۔ میں نے اُن (یعنی دو مہمان جو آئے تھے) کو کرسیوں پر بٹھا دیا۔ خواب میں چھوٹی ہمشیرہ کو کہا کہ اُن کے لئے چائے تیار کرو۔ وہ کوٹھے پر ایندھن لینے کے لئے گئی (اُس زمانے میں جو طریقہ تھا، گیس وغیرہ تو ہوتی نہیں تھی۔ لکڑیاں یا جو بھی جلانے کی چیزیں اوپر پڑی ہوتی تھیں، وہ لینے گئی) تو سیڑھیوں میں ہی تھی کہ ایک سیاہ رنگ کا اچھے قد وقامت کا سانڈ اندر آیا اور اُن آدمیوں کو دیکھ کر فوراً واپس ہو گیا اور سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ میں نے شور ڈال دیا کہ میری ہمشیرہ کو مار دے گا۔ شور سن کر پہلے سیاہ داڑھی والے مہمان اٹھنے لگے ہیں مگر سرخ داڑھی والے نے کہا کہ چونکہ یہ کام آپ نے میرے سپرد کیا ہوا ہے اس لئے یہ میرا کام ہے۔ چنانچہ وہ گئے۔ مَیں بھی پیچھے ہولیا۔ ہمشیرہ دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ اُسے کچھ خراش لگی ہے مگر زخم نہیں لگا۔ ہم اوپر چلے گئے۔ سانڈ ہماری مغربی دیوار پر انجن کی شکل میں تبدیل ہو گیا (اُس کی شکل بدل گئی) اور دیوار پر آگے پیچھے چلنے لگا۔ جب دیوار کے آخری کونے پر پہنچا تو اس مہمان نے سوٹا مارا اور پیچھے کی طرف گر کر چور چور ہو گیا۔ ہم واپس آگئے اور وہ مہمان پھر کرسی پر بیٹھ گئے اور چائے پی۔ مجھے بھی انہوں نے پلائی۔ چائے پینے کے بعد کچھ دیر وہ بیٹھے رہے، باتیں کرتے رہے۔ پھر کہنے لگے کہ برخوردار ہمیں دیر ہو گئی ہے، اجازت دو تا کہ ہم جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ آپ کون ہیں؟ تا میں اپنے والد صاحب کو بتا سکوں۔ میری اس عرض پر وہ دونوں خفیف سے مسکرائے۔ کالی داڑھی والے نے کہا کہ میرا نام .... ہے اور ان کا نام احمد ہے۔ میں نے یہ سن کر .... کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ پھر مجھے کچھ بتائیں۔ انہوں نے عربی زبان میں ایک کلمہ کہا جو مجھے یاد نہ رہا مگر اُس کا مفہوم جو اُس وقت میرے ذہن میں تھا وہ یہ تھا کہ تیری زندگی کے تھوڑے دن بہت آرام سے گزریں گے۔ پھر مَیں نے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا کہ اپنے باپ کو ہمارا السلام علیکم کہہ دینا۔ وہ باہر نکل گئے۔ میں نے اُن کو رخصت کیا۔ اُن کے جانے کے بعد خواب میں ہی کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب آ گئے۔ (خواب ابھی چل رہی ہے) میں نے سارا قصہ سنایا۔ وہ فوراً باہر گئے۔ اتنے میں کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی جس کا باعث یہ ہوا کہ میرے باپ نے آواز دی کہ اُٹھو اور نماز پڑھو۔ میں نے اپنے والد صاحب کو یہ خواب سنائی۔ اُس دن جمعہ تھا۔ جمعہ کے وقت میں نے منشی احمد دین صاحب اپیل نویس کو وہ خواب سنائی۔ انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں خود لکھ کر یا مجھ سے لکھوا کر بھیج دی۔ چند روز کے بعد کہا کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ جلسہ پر اس لڑکے کو ساتھ لے کر آؤ۔ چنانچہ جلسہ پر میں گیا۔ جب ہم (بیت) مبارک میں گئے تو دو تین بزرگ بیٹھے تھے۔ ہم نے اُن سے مصافحہ کیا۔ اتنے میں حضرت اقدس تشریف لائے۔ ہم کھڑے ہو گئے۔ مصافحہ کیا۔ پھر حضور بیٹھ گئے۔ منشی احمد دین صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ وہ لڑکا ہے جس کو خواب آئی تھی۔ حضور نے مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا اور فرمایا کہ وہ خواب سناؤ۔ چنانچہ میں نے وہ خواب سنائی۔ پھر اندر سے کھانا آیا۔ حضور نے کھایا اور دوستوں نے بھی کھایا۔ جب حضرت اقدس کھانا کھا چکے تو تبرک ہمارے درمیان تقسیم فرما دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 111 تا 113 از روایات حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب)

حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے 1906ء میں بیعت اور 1908ء میں زیارت کی تھی۔ کہتے ہیں غالباً بارہ تیرہ سال کی عمر تھی کہ خواب میں اپنے آپ کو موضع یاڑی پورہ میں پایا۔ اُس وقت تک میں یاڑی پورہ سے ناآشنا تھا۔ (پتہ نہیں تھا کہ یاڑی پورہ کیا جگہ

ہے)۔ کہتے ہیں دیکھا کہ ہزاروں لوگ جمع ہو گئے ہیں اور اس جگہ احمدیوں کی (بیت) ہے۔ اُس جگہ ایک ٹیلہ جو قریباً چھ سات گز اونچا تھا نظر آیا۔ اور اُس پر ایک صاحب بیٹھے ہیں اور لوگ اُس ٹیلے کے نیچے سے اُن کی زیارت اور آداب کر کے گزرتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو مجھے کہا گیا کہ یہ حضرت .... یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو مَیں نے کمال مسرت سے بے تحاشا ٹیلے پر چڑھ کر اور اُن کے سامنے کھڑا ہو کر السلام علیکم عرض کیا اور حضور نے وعلیکم السلام فرمایا اور میں نزدیک ہو کر اُن کے سامنے بیٹھ گیا تو یک لخت میرے دل میں وہی ہمیشہ کی آرزو یاد آ گئی تو میں نے دل میں کہا کہ اب ان سے بڑھ کر مجھے اور کس پیر یا رہبر کی ضرورت ہے۔ میں انہی سے بیعت کروں گا۔ مَیں نے عرض کی کہ یا حضرت مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں تو حضور نے فرمایا اچھا ہاتھ نکالو۔ تو مَیں نے ہاتھ نکالا تو .... نے میرے داہنے ہاتھ کو اپنے داہنے دستِ مبارک میں پکڑا اور فرمایا کہ کہو، اَللّٰہُ رَبِّیْ۔ تو مَیں نے اَللّٰہُ رَبِّیْ کہا۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا۔ بیدار ہونے پر مجھے نہایت افسوس ہوا کہ مَیں .... کی زیارت کر رہا تھا مگر افسوس کہ جلدی بیدار ہو گیا۔ وہ مقدس صورت ہمیشہ میرے سامنے آ جاتی تھی اور رُخِ منوّر کا عکس میرے لوحِ دل سے کبھی محو نہ ہوتا تھا۔ گویا میرے دل پر وہ نقشہ جم گیا تھا۔ آگے لکھتے ہیں کہ اس رؤیا کی تعبیر آگے کھل جائے گی۔ پھر بڑا لمبا عرصہ گزر گیا۔ (اس عرصے کے مختلف حالات انہوں نے بیان کئے ہیں) کہتے ہیں آخر ان کو قادیان جانے کا موقع ملا۔ وہاں حضرت مسیح موعود کا دیدار ہوا تو کہتے ہیں کہ جب میری نظر چہرہ مبارک پر پڑی تو مجھے وہی خواب والا نقشہ یاد آیا۔ یعنی ہو بہو حضرت مسیح موعود کی وہی صورت دیکھی جو مَیں نے خواب مذکور میں .... کی دیکھی تھی۔ ایک سرِ مُو تفاوت نہ تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 42-41و46-45۔ از روایات حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب)

حضرت چوہدری غلام احمد خان صاحب بیان کرتے ہیں۔ مئی 1908ء میں انہوں نے زیارت کی تھی لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ 1909ء میں انہوں نے خلیفہ اوّل کی بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ 1905ء کے موسمِ سرما کا ذکر ہے جبکہ مَیں آٹھویں جماعت میونسپل بورڈ سکول راہواں ضلع جالندھر میں تعلیم پاتا تھا کہ ایک شب میں نے رؤیا دیکھا کہ میں اور ایک اور لڑکا مسمّی عبداللہ قوم جٹ جو کہ میرا ہم جماعت تھا، کھیل کود یعنی ورزش کے میدان سے اپنی جائے رہائش (بورڈنگ ہاؤس اہلِ اسلام جو کہ شہر میں بڑے بازار کے نزدیک ہوا کرتا تھا) کو آ رہے تھے۔ چونکہ وہ میدان شہر کی جانبِ شمال واقع ہے اس لئے ہم شہر میں شمالی سمت سے داخل ہونے والے تھے کہ وہاں ایک گلی میں ...... دکھائی دیئے۔ حضور کا رُخ شہر کی طرف تھا۔ اس واسطے میں شہر کی طرف پیٹھ کرتا ہوا اور اپنا رُخ جانبِ شمال کرتا ہوا حضور کی طرف بڑھا اور السلام علیکم کہا اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ حضور کے سر پر سفید پگڑی نہایت سادگی سے بندھی ہوئی تھی۔ کالا لمبا چوغہ اور سفید پاجامہ زیب تن تھا۔ گندمی رنگ تھا، بال سیدھے تھے، آنکھیں ٹوپی دار تھیں۔ پیشانی فراخ اور اونچی تھی، بڑھی ہوئی اونچی ناک تھی۔ ریشِ مبارک کے بال سیدھے اور لمبے اور سیاہ تھے۔ چہرے پر کوئی شکن نہیں تھا بلکہ خوبصورت نورانی اور چمکدار تھا۔ قد درمیانہ تھا۔ خواب میں .... سے ملاقات کر کے دل میں لذت اور سرور حاصل ہوتا تھا اور دل نہایت خوش و خرم تھا۔ یہاں تک کہ بیداری پر بھی وہی لذت اور سرور موجود تھا۔ خواب کا دل پر ایسا گہرا نقش ہوا کہ میں آج یہ سطور لکھتا ہوا بھی اس پاک نظارے سے محظوظ اور مسرور ہو رہا ہوں اور اس کا دل سے مٹنا ممکن نہیں۔ (دعوت الی اللہ) احمدیت تو مجھے ہو چکی تھی (دعوت الی اللہ) ان کو ہو چکی تھی لیکن احمدی نہیں تھے) کہتے ہیں (دعوت الی اللہ) احمدیت تو مجھے ہو چکی تھی اور میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لا چکا تھا اور بعض ابتلاؤں میں بھی اس ایمان پر قائم رہ چکا تھا (یہ بیعت کر چکے تھے) مگر بعد ازاں بعض وجوہات سے پھر مخالف ہو گیا۔ (پہلے انہوں نے بیعت کی لیکن پھر بعد میں بیعت سے ارتداد اختیار کر لیا۔ کہتے ہیں مَیں مخالف ہو گیا) حتیٰ کہ اس خواب سے اڑھائی سال بعد جب مَیں نے حضرت مسیح موعود کو بتاریخ 18 مئی 1908ء لاہور میں پہلی دفعہ دیکھا تو مجھے فوراً مذکورہ بالا خواب یاد آ گیا، کیونکہ خواب میں جس شخص کو .... دیکھا تھا بعینہٖ وہی شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نظر آ رہا تھا۔ دونوں کا حلیہ اور لباس ہو بہو ملتا تھا۔ سرِ مُو کے برابر فرق نہ تھا۔ وہی تمام جسم، وہی گندمی رنگ، وہی سیدھے بال، وہی پگڑی اور اُس کی وہی بندش اور وہی کالا لمبا چوغہ اور وہی سفید پاجامہ، غرضیکہ ہو بہو وہی شخص تھا جس کو مَیں نے خواب میں .... دیکھا تھا۔ البتہ میرے ہم جماعت عبداللہ کے بجائے میرے ہمراہ چوہدری عبدالحئی خان صاحب احمدی کاٹھگڑی جو کہ اب پنشنر پوسٹ ماسٹر ہیں، تھے۔ اور دراصل عبدالحئی، عبداللہ ہی تھا جس نے مجھے اُس وقت اشارہ کیا کہ مصافحہ کر لو۔ چنانچہ میں نے اُن کے ارشاد پر حضرت مسیح موعود کو السلام علیکم عرض کیا اور جواب میں وعلیکم السلام سنا کیونکہ میرے اور حضرت مسیح موعود کے درمیان چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس واسطے جب مَیں نے کھڑے ہو کر حضور سے مصافحہ کے واسطے ہاتھ آگے بڑھایا اور حضور تک میرے ہاتھ پہنچ نہ سکے تو کہتے ہیں پھر آپ نے، حضرت مسیح موعود نے اپنے زانوؤں کے بل کھڑے ہو کر اس عاجز کو مصافحہ بخشا۔ السلام علیکم اور وعلیکم السلام کا تبادلہ مصافحہ کے وقت ہی ہوا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 2 صفحہ 113 تا 115۔ از روایات حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحب)

میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل صاحب فرماتے ہیں۔ مرزا ایوب بیگ صاحب صبح کو میرے پاس آئے۔ آواز دی، عبدالعزیز! عبدالعزیز! میں نیچے آیا۔ کہنے لگے میری خواب سنیں۔ اس لئے سنانے آیا ہوں کہ مَیں صبح کی نماز پڑھ رہا تھا کہ میری حالت بدل گئی۔ میں نے دیکھا کہ .... بڑی تیزی سے تشریف لا رہے ہیں اور میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کہاں تشریف لے چلے ہیں۔ فرمایا مرزا غلام احمد کی حفاظت کے لئے قادیان چلا ہوں۔ اس کے بعد ایوب بیگ نے کہا کہ خدا معلوم آج قادیان میں کیا ہے؟ شام کو خبر پہنچی کہ حضرت صاحب کے گھر کی تلاشی ہوئی ہے، لیکھرام کے قتل کے سلسلے میں (جو تلاشی تھی اُس کے لئے پولیس وغیرہ آئی تھی۔ وہ تلاشی تھی)۔ ان لوگوں کو نہیں پتہ تھا۔ خواب میں اللہ تعالیٰ نے پہلے بتا دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 21-20 از روایات حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل)

یہی روایت حضرت سید محمد شاہ صاحب بھی بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جن دنوں حضرت مسیح موعود کے مکان کی تلاشی لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں ہوئی۔ ہم ایک دن یہاں لاہور میں لنگے منڈی والی مسجد میں مرزا ایوب بیگ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ مرزا صاحب مرحوم کی عمر اُس وقت سترہ اٹھارہ سال کی تھی، (بڑے نیک نوجوان تھے۔ مرزا ایوب بیگ کی حضرت مسیح موعود نے بھی بڑی تعریف فرمائی ہوئی ہے) سلام پھرنے کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سجدے میں .... کو دیکھا ہے۔ آپ فوجی لباس میں ہیں۔ ہاتھ میں تلوار ہے اور بھاگے بھاگے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضور کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد کی آج تلاشی ہونی ہے۔ مَیں قادیان اُن کی حفاظت کے لئے جا رہا ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 242 از روایات حضرت سید محمد شاہ صاحب)

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ 31 جنوری 1915ء کو میں نے خواب میں بادشاہوں کو احمدیوں سے مخاطب ہو کر کہتے سنا کہ اب ہم بادشاہی نہیں کر سکتے اور بادشاہی احمدیوں کو دیتے ہیں۔ مگر احمدیوں کو چاہئے کہ بذریعہ (دعوت الی اللہ) کے پہلے عوام الناس کو اپنا ہم خیال بنا لیں۔ پھر یہ کام بآسانی ہو سکے گا اور پھر مَیں نے اسی بنا پر (کہتے ہیں مَیں نے) خواب میں ہی ایک ہندوؤں کے گاؤں جا کر (دعوت الی اللہ) کی اور اوتاروں کے حالات اور نزول عذاب کے اسباب بیان کئے اور تمثیلاً کہا کہ دیکھو کرشن علیہ السلام کے وقت میں کیسی خطرناک جنگ ہوئی تھی اور عذاب آیا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 150 از روایات حضرت امیر خان صاحب)

پس یہ جو بات ہے یہ آج بھی قائم ہے کہ حکومتیں ملنی ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ سے اور دعاؤں کے ذریعہ سے فتوحات ہونی ہیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب کی بیعت 1896ء کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ مقدس کے بعد (جو عیسائی سے جنگ تھی اور debate ہوئی تھی) جو بمقام امرتسر مسیح صاحبان اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے درمیان تحریری مباحثات کے رنگ میں واقعہ ہوا تھا۔ میرے والد مکرم کے پاس ایک جھمگٹا رہنے لگا اور روزمرہ اس کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی۔ اس مباحثے کے اختتام پر حضور نے عبداللہ آتھم کے متعلق ایک پیشگوئی فرمائی تھی۔ جب اس پیشگوئی کی مقررہ میعاد میں صرف دو تین روز باقی رہ گئے تو مخالفین نے کہنا شروع کیا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ بھلا کس طرح ہو سکتا ہے کہ ڈپٹی آتھم ایسا صاحبِ اختیار آدمی جو اپنی حفاظت کے لئے ہر قسم کے ضروری سامان نہایت آسانی سے مہیا کر سکتا ہے اور پولیس کا ایک دستہ اپنے پہرے کے لئے مقرر کرا سکتا ہے، کسی کی سازش کا نشانہ بن سکے۔ میرے والد صاحب کو یہ باتیں سخت ناگوار گزرتی تھیں اور اُن لوگوں

کے طنزیہ فقروں کے جواب میں وہ کہہ اُٹھتے کہ میعادِ پیشگوئی کے پورا ہو جانے سے پہلے کوئی رائے زنی کرنا سخت بے باکی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اُس دن آفتاب غروب نہ ہوگا جب تک کہ...... فتح کے نشان میں یہ پیشگوئی اپنے اصلی روپ میں پوری نہ ہو لے گی۔ ایک دن باقی رہ گیا پھر خبر آئی کہ ابھی آتھم زندہ ہے۔ کہتے ہیں میرے والد صاحب کی بے چینی اس خبر کو سن کر بہت ترقی کر گئی۔ (بہت بڑھ گئی) وہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ جو پیشگوئی (دین حق کی) فتح کے نشان کے طور پر کی گئی ہے وہ پوری ہونے سے قاصر رہے۔ حضرت مسیح موعود کے اعداء خوش تھے لیکن میرے والد صاحب کے دل پر غم کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ اور وہ دعاؤں میں لگ گئے۔ اُسی رات خدائے کریم و حکیم نے خواب میں اُن کو ایک نظارہ دکھلایا۔ وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شکل ہے جو انسانی وجود معلوم ہوتا ہے۔ اُس کے منہ پر بالخصوص اور باقی سارے جسم پر بالعموم کثرت کے ساتھ گھاس پھوس اور گرد و غبار پڑا ہوا ہے، اُس کا چہرہ بالکل نظر نہیں آتا اور باقی جسم سے بھی اُس کی شناخت ناممکن ہو رہی ہے۔ ایک اور شخص ہے جس کی پیٹھ میرے والد صاحب کی طرف کو ہے لیکن اُس کا منہ اس گرد و غبار سے ڈھکے ہوئے وجود کی طرف ہے۔ وہ نہایت احتیاط اور محنت اور محبت کے ساتھ ایک ایک کر کے اُس دوسرے شخص کے وجود پر سے تنکے اپنے ہاتھوں سے چُن چُن کر اُتار رہا ہے۔ کچھ وقت کے بعد وہ تمام تنکوں کو اُٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ اور گرد و غبار سے اُس کے جسم کو صاف کر دیتا ہے۔ اور جونہی کہ وہ تنکے وغیرہ سب اُتر کر گر جاتے ہیں۔ اُن کے نیچے سے آفتاب کی طرح ایک ایسا روشن چہرہ نکلتا ہے جس کو دیکھنے کی آنکھیں تاب نہیں لاسکتیں۔ اُسی وقت خواب میں ہی تفہیم ہوتی ہے کہ یہ مقدس انسان جس کے جسمِ مطہر سے تنکے دور کئے گئے ہیں، وہ سیدنا............ ہیں اور تنکوں کو دور کرنے والے صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود ہیں۔ رات کو یہ نظارہ دیکھا۔ صبح ہوتے ہی معاندینِ سلسلہ اکٹھے ہو کر پھر آئے اور کہنے لگے کہ دیکھئے صاحب، یہ کل آپ کیا کہہ رہے تھے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آتھم ابھی زندہ ہے، مرا نہیں اور آپ کے مرزا کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ تم کو جو خبر ملی ہے وہ غلط ہے۔ آتھم یقیناً زندہ نہیں ہوگا اور اگر وہ زندہ ہے تو وہ اپنے رشتہ داروں اور اپنے دینی بھائیوں کے لئے ضرور مر چکا ہے۔ اُس نے ان باتوں سے اگر توبہ نہیں کی تھی تو بہر حال دوبارہ اُس کا اظہار نہیں کیا۔ جب تک تمام باتوں کی حقیقت نہ کھل جائے اپنے شکوک و ابہامات کو خدا کے حوالے کریں۔ رات جو میں نے نظارہ دیکھا ہے اگر تم بھی وہ دیکھ لیتے تو پھر تمہیں پتہ لگتا کہ یہ شخص جس کے خلاف تم لوگ زہر اُگل رہے ہو کس پایہ کا انسان ہے۔ مَیں نے تو جب سے وہ خواب کا نظارہ دیکھا ہے اس سے میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ بہر حال یہ نشان اس طرز سے پورا ہو کر رہے گا کہ دنیا کو اپنی شوکت دکھا کر رہے گا۔ پھر اَور بھی سینکڑوں ہزاروں نشان سیدنا حضرت مرزا صاحب کے وجود سے ظاہر ہوں گے جو دشمنان (-) کی پیدا کردہ تمام روکوں کو توڑ کر رکھ دیں گے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 156-156 الف۔ از روایات حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خاں صاحب)

پس (دین حق) کی جو خوبصورت تعلیم ہے اور............ کا صحیح چہرہ دکھانا اور آپ پر لگائے تمام الزامات کو دور کرنا یہ حضرت مسیح موعود کا ہی کام تھا۔ اب یہ دیکھیں کہ یہ مقابلہ جو عبداللہ آتھم کے ساتھ تھا اُس میں حضرت مسیح موعود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور (دین حق) کا دفاع کر رہے تھے اور بعض مسلمان کہلانے والے بلکہ اُن کے علماء بھی دوسروں کا ساتھ دے رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود (دین حق) کی سچائی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔..............۔

اب آج یہ لوگ بڑے جلوس نکال رہے ہیں۔ میلادِ نبی کی خوشیاں منا رہے ہیں تو حقیقی خوشی جشن منانے میں تو نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں، آپ کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے میں ہے۔ آپؐ پر درود بھیجنے میں ہے۔ پہلے میں نے ایک حوالہ پڑھا تھا کہ دین میں قوت پیدا کرو۔ تو یہ دین میں قوت پیدا کرنا آج ہر (-) کا کام ہے اگر حقیقی (-) ہے اور وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کے ساتھ جڑ کر ہی ہو سکتا ہے۔ آتھم کی بھی موت کچھ عرصہ تک تو ٹل گئی تھی لیکن چھ سات مہینے بعد، کیونکہ اُس نے ایک طرح کی توبہ کی تھی، اور اُن الفاظ کو دہرانے سے پرہیز کیا تھا، احتراز کیا تھا تو چند مہینہ کے بعد پھر وہ موت واقع ہو گئی۔ تو یہی پیشگوئی تھی کہ اگرچہ کچھ دیر کے لئے موت ٹل تو سکتی ہے لیکن یہ واقعہ ضرور ہوگا اور وہ ہوا اور جیسا کہ میں نے کہا، ایک خواب سنائی تھی کہ حکومتیں اگر حاصل کرنی ہیں، دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے تو (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ سے ہوگا، اس طرف بھی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے'' صلی اللہ علیہ وسلم ''(ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اُس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اُس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُرّیّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے'' (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو)۔ ''اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دُھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم مُنوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں''۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119)

فرمایا: ''وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو''۔ (اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

پس یہ تھا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا اور یہی وجہ ہے کہ جب لوگوں نے مختلف خوابیں دیکھیں تو...... کو حضرت مسیح موعود کے وجود میں دیکھا۔ یعنی دو وجود ایک ہی جان ہو گئے۔ پس ہمارا بھی کام ہے کہ آج اور ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تر رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اسی طرح آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آج جلسے بھی بڑے ہو رہے ہیں، جلوس نکل رہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت منائی جا رہی ہے لیکن وہاں آپ کی تعلیم کا اظہار نہیں ہو رہا۔ ربوہ میں تو شاید اس وقت جو جلوس نکل رہے ہوں اُن میں سوائے حضرت مسیح موعود کو گالیاں دینے کے اور کچھ نہیں ہو رہا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان نہیں ہو رہی ہو گی بلکہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود کو گالیاں دی جا رہی ہوں گی۔ جماعت کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی جا رہی ہو گی۔

پس ایک طرف تو یہ ان لوگوں کا سلوک ہے جو دنیا دار ہو چکے ہیں۔ (-) کہلانے کے باوجود (-) سے دور ہٹ چکے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا سلوک جو صحابہ کے ساتھ تھا کہ اللہ تعالیٰ .... کو حضرت مسیح موعود کے وجود میں ظاہر کر رہا ہے، اُن کو دکھا رہا ہے، اُن کی تسلی کرا رہا ہے اور آج بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ اسی طرح کے نظارے اپنے نیک فطرت اور سعید لوگوں کو دکھا رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ جماعت میں آ رہے ہیں، قبول کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی غلامی .... کو اختیار کر رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ لوگ جو مخالفین ہیں ان کی بھی آنکھیں کھلیں اور بجائے یہ نام نہاد (-) کہلانے کے حقیقی (-) بننے والے ہوں اور جو خدا تعالیٰ کی آواز ہے اُس کو سننے والے ہوں۔

پانچواں سالانہ ضلعی عظمت قرآن سیمینار و تقریب آمین

(امارت ضلع حافظ آباد)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امارت ضلع حافظ آباد کو مورخہ 15 مارچ 2013ء کو بمقام حافظ آباد شہر پانچواں سالانہ ضلعی عظمت قرآن و تیسری سالانہ ضلعی تقریب آمین زیر صدارت مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

تلاوت قرآن کریم وترجمہ اور نظم کے بعد افتتاحی خطاب ودعا مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع حافظ آباد نے کرائی اس کے بعد مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔

اس کے بعد قرآن پاک سے متعلق معلوماتی سوال وجواب کا پروگرام منعقد ہوا۔ اس میں چار ٹیموں مجلس خدام الاحمدیہ حافظ آباد شہر، مجلس خدام الاحمدیہ پریم کوٹ، مجلس انصاراللہ چک چھٹہ، مجلس انصاراللہ حافظ آباد شہر نے حصہ لیا۔ ہر ٹیم تین ممبران پر مشتمل تھی۔

تقریب آمین

ازاں بعد تیسری سالانہ ضلعی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اپریل 2012ء تا مارچ 2013ء کے عرصہ کے دوران 22 ناصرات 21 اطفال 5 خدام 3 انصار اور ایک لجنہ (کل تعداد 52) کو قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ ان میں سے ایک ناصر کی عمر 70 سال اور ایک لجنہ کی عمر 55 سال ہے۔ صدر اجلاس مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے اطفال، انصار، خدام سے قرآن کا کچھ حصہ سنا اور ان میں اسناد تقسیم فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 2012ء میں امارات ضلع حافظ آباد نے شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی میں پاکستان بھر دوم پوزیشن حاصل کرنے کی توفیق پائی۔ اس کے بعد عہدیداران اور کوئز پروگرام میں حصہ لینے والے انصار اور خدام کو بھی محترم مہمان خصوصی نے انعامات دیئے اور مرکزی مہمانوں کو امیر صاحب ضلع نے شیلڈز دیں۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب میں قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اور دعا کروائی۔ اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ بھی مہمان خصوصی نے دیا۔ احباب سے اس سیمینار کے نیک اور بابرکت نتائج ظاہر ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

26واں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فرانس

بفضلِ خدا تعالیٰ امسال لجنہ اماء اللہ فرانس کا 26واں سالانہ اجتماع 3 و 4 نومبر 2012ء بمقام بیت السلام سینٹ پری منعقد ہوا۔ اس دفعہ ورزشی مقابلہ جات پیرس ریجن میں قبل از اجتماع ہی کروائے گئے اور باہر کی جماعتوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ بھی لجنہ کے ورزشی مقابلہ جات کروالیں۔ علمی مقابلہ جات میں شرکت کے لئے بھی ہر جماعت اور حلقہ کا کوٹہ مقرر کر دیا گیا تا کہ منتخب ممبرات آگے آئیں اور محدود وقت میں بہترین پیشکش ہو۔

مورخہ 3 نومبر صبح ساڑھے دس بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہوا۔ اُردو اور فرنچ ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

پڑھا گیا۔ عہد لجنہ دُہرانے کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے افتتاحی خطاب کیا۔

بعدازاں مندرجہ ذیل مقابلے ہوئے۔ مقابلہ حسن قراءت۔ حفظ قرآن اور تقریر۔ حفظ قصیدہ۔ فرنچ تقریر۔ نظم خوانی

پہلے دن کے پروگرامز کے اختتام سے پہلے ایک مذاکرہ پیش کیا گیا جس کا عنوان تھا ''والدین اور اولاد کا تعلق''

اُردو بولنے والی ممبرات نے بھی فرنچ زبان میں تقاریر کرنے کی سعی کی۔ جو کافی حد تک کامیاب رہی۔

اختتامی اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے شعبہ جات کی سالانہ کارکردگی کی مختصر رپورٹ بیان کی۔

بعدازاں تقریب تقسیم انعامات واعزازی سندات ہوئی۔ امسال علم تجوید کے تحت تلفّظ قرآن پاک درست کروانے والی آٹھ اساتذہ (ممبرات لجنہ) اور پچیس طالبات کو سنداتِ خوشنودی دی گئیں۔ سندات اور انعامات محترمہ صدر صاحبہ اور محترمہ نسیم دلانوا صاحبہ نے تقسیم کئے۔ ممبرات لجنہ نے نظمیں نغمے اور ترانے مختلف زبانوں میں گروپ کی صورت میں پڑھے۔ اختتامی خطاب میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔ دُعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم فروری 2013ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم مفتاح الفتح صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی ضلع مظفرگڑھ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ ضلع مظفر گڑھ کو 3 فروری 2013ء کو سالانہ تقریب آمین منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ تقریب بیت الحمد مظفرگڑھ شہر منعقد ہوئی جس میں ضلع بھر سے 32 اطفال اور 17 جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم القرآن نے ریفریشر کورس میں شمولیت کی توفیق پائی۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے اس تقریب کا پس منظر اور سال بھر کی مساعی کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی محترم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن و وقف عارضی نے تقریب آمین میں شامل ہونے والے 32 بچوں سے باری باری قرآن سنا اور اعزازی اسناد عطا فرمائیں اور نصائح کیں۔ تقریب میں شامل ہونے والے خوش نصیب بچوں کے اسماء یہ ہیں۔ احسن اعجاز (یاروواله) ہود احمد، ناصر احمد، ذیشان راشد، شاہد منصور، محمد حارث، عاطف رحیم (علی پور) ثناء الحی (کوٹ ادو) نعیم احمد، ارسلان احمد (ناصر آباد) عطاء القیوم، صداقت احمد، وقار احمد (3/4-R) مسرور احمد (633 ٹی ڈی اے) ظافر تجمل، حارث احمد، مبارز احمد، رانا کاشف، نوید احمد (مظفرگڑھ شہر) ندیم احمد، فاروق احمد، شاہ زیب اکبر، ذیشان اکبر، ذہین احمد، طاہر احمد، مسرور احمد، بلال احمد، شیراز احمد (چوک سرور شہید) طاہر ناصر (بیٹ دریائی) تکریم احمد (شہر سلطان) فیضان احمد (518) اس کے علاوہ 19 ناصرات کی تقریب آمین بھی منعقد ہوئی اور ان کی سندات ان کی جماعتوں میں بھجوادی گئی ہیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناظم صاحب جائیداد ترکہ مکرم ناصر احمد صاحب)

مکرم ناظم صاحب جائیداد نے درخواست دی ہے کہ مکرم ناصر احمد صاحب کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے 10 مرلہ کا پلاٹ واقع چھنیاں الاٹ ہوا تھا اب مکرم ناصر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں اور ان کے ورثاء کی طرف سے درخواست موصول ہوئی ہے کہ یہ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ ان کی دونوں بیٹیوں مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ ومکرمہ شازیہ اعجاز صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ صفیہ سبحان صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ شازیہ اعجاز صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم ضیاء الدین صاحب (بھائی) متوفی
5۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ۔ (بہن) متوفی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۞۞۞۞۞

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ڈیز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی وڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

واقفین نو توجہ فرمائیں

واقفین نو کے جائزوں کے تفصیلی تجزیہ سے یہ بات سامنے آرہی ہے کہ ایف ایس سی کے بعد بزنس ایڈمنسٹریشن کے شعبہ جات کی طرف واقفین نو کا بہت زیادہ رجحان ہے جبکہ اس شعبہ میں جماعت کی ضرورت بہت محدود ہے۔ بلکہ سائنس کے مضامین میں ماسٹر کرنے والے واقفین نو کی ٹیچنگ کے شعبہ میں بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اندریں حالات سائنس کے مضامین میں دلچسپی رکھنے والے واقفین نو کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ سائنس کے مضامین میں ماسٹر کر کے بطور ٹیچر / لیکچرار خود کو جماعت کی خدمت میں پیش کریں۔ اس بارہ میں وکالت وقف نو سے بھی رابطہ میں رہیں اور وکالت وقف نو کے مشورہ پر عمل کریں تا کہ اس رہنمائی کی روشنی میں آپ جماعت کیلئے بہترین اور مفید وجود بن سکیں۔

(وکیل وقف نو)

☆............☆............☆

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تا کہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔ مارچ

طلوع فجر	4:39
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:25

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
مدرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرما
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنوٹ 047-6214510- 049-4423173

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
ہمارے ہاں کولر گیزر، واٹر کولر، واٹر پمپس، سٹیبلائزر، رائل فین، پاک فین اور بھی فین کی مکمل ورائٹی
نیز اعلیٰ کوالٹی کے یو پی ایس تیار اور بیٹریاں بھی دستیاب ہیں ہر قسم کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
فیکٹری اینڈ شوروم 265-16/B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35114822,35118096,03004026760

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی،
ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

GERMAN
جرمن لینگوئج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

Education Concern
"Invitation for Seminar"
Study in UK
Kingston University London
www.kingston.ac.uk
Meet Dr.B.Abbas (Course Director MSc Cancer Biology) for Admission & Guidance for Sept. 2013 intake.
Key Features:-
→ Innovative, cutting-edge courses that include strong links with industry, work placement opportunities and career skills.
→ Highest ranking modern University in London, Guardian Newspaper May 2006.
→ 4 Campuses in London with Hostel.
→ Approx 24,000 students.
Generous Scholarships Available of up to £3,500
FACULTIES (DEPARTMENT)
• Sciences • Engineering • Business • Art, Design & Architecture • Health & Social Care
• Law • Arts & Social • Computing, • Information System, • Mathematics
Venue &Time:
28th March - Thu. 2:30pm to 6:30pm at the PC Hotel Board Room "E"
Education Concern®
67-C, Faisal Town, Lahore
042- 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنرز سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

FR-10